98193-جان کے ڈر سے عورت کا کسی دوسرے علاقے اور ملک میں جا کر عدت گزارنا

سوال

ایک عورت کا خاوند بغداد میں صرف اس لیے قتل کر دیا گیا کہ اس کا نام عمر تھا، قاتلوں نے اسے قتل کر کے اس کے گھر اور ہر چیز پر قبضہ کر لیا، اب خاوند کے خاندان کے سب افراد وہاں سے سوریا منتقل ہونا چاہتے ہیں، کیا اس عورت کے لیے بھی ان کے ساتھ جانا جائز ہے یا نہیں ؟

یا کہ اس کے لیے عدت کا عرصہ بغداد میں ہی رہنا ضروری ہے، یہ علم میں رہے کہ عورت کو اپنی اور اولاد کی جان کا خطرہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اول :

اللہ سبحانہ وتعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو رفعت و بلندی اور عزت عطا فرمائے، اور ہمارے عراق بھائیوں سے ظلم و ستم کو دور کرے، اور ان پر اپنی رحمتو شفقت کر کے ان کی کے نقصانات کی تلافی فرمائے؛ یقینا اللہ سبحانہ وتعالی اس پر قادر ہے.

ہماری اللہسبحانہ وتعالی سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ ہمارے ان مسلمان بھائیوں سے ان منافقوں کے شر کو دور و ختم کرے اور اس شر کا وبال بھی ان منافقین پر ہی ڈالے، اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل فرمائے جو مجرموں سے دور نہیں کیا جاتا.

دوم :

اصل تو یہی ہے کہیہ عورت اپنے اسی گھر میں بیوگی کی عدت بسر کرے جہاں اسے خاوند کے فوت ہونے کیاطلاع اور خبر ملی تھی؛ کیونکہ کتب سنن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درجذیل حدیث ثابت ہے :

نبی کریم صلیاللہ علیہ وسلم نے فریعہ بنت مالک رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا :

"تم عد تختم ہونے تک اپنے اسی گھر میں رہو جس گھر میں تمہیں خاوند کے فوت ہونے کی اطلا عملی تھی"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2300) سنن ترمذی حدیث نمبر (1204) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لیکن اگر وہاں کسی دشمن وغیرہ کی موجودگی کی بنا پر آپ کو جان کا خطرہ ہو تو عدت گزارنے کے لیے وہاں سے کسی دوسرے علاقے یا گھر میں منتقل ہونا جائز ہے.

ابن قدامہ رحمہا اللہ کہتے ہیں :

" بیوہ کے لیے اپنے گھر میں ہی عدت گزارنے کو ضروری قرار دینے والوں میں عمر اور عثمان رضیاللہ تعالی عنہما شامل ہیں، اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیعنہم سے بھی مروی ہے، اور امام مالک امام ثوری اور امام اوزاعی اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

حجاز شام اور عراق کے فقہاء کرام کی جماعت کا بھی یہی قول ہے "

اس کے بعد لکھتے ہیں :

"چنانچہ اگر بیوہ کو گھر منہدم ہونے یا غرق ہونے یا دشمن وغیرہ کا خطرہ ہو... تو اس کے لیے وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہونا جائز ہے؛ کیونکہ یہ عذر کی حالت ہے...

اور اسے وہاں سے منتقل ہو کر کہیں بھی رہنے کا حق حاصل ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی (127/8).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور جس علاقے میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس عورت کی ضرورت پوری کرنے والا کوئی نہیں، کیا وہ دوسرے شہر جا کر عدت گزار سکتی ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"اگر واقعتا ایسا ہے کہ جس شہر اور علاقے میں خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس بیوہ کی ضروریا تپوری کرنے والا کوئی نہیں، اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتی تو اسکے لیے وہاں سے کسی دوسرے علاقے میں جہاں پر اسے اپنے آپ پر امن ہو اور اس کی ضروریات پوری کرنے والا ہو وہاں منتقل ہونا شرعا جائز ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتا (473/20).

اور فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے :

"اگر آپ کی بیوہ بہن کو دوران عدت اپنے خاوند کے گھر سے کسی دوسرے گھر میں ضرورت کی بنا پر منتقل ہونا پڑے مثلا وہاں اسے اکیلے رہنے میں جان کا خطرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، وہ دوسرے گھر میں منتقل ہو کر عدت پوری کریگی " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (473/20).

اس بنا پر اسعورت کے لیے سوریا منتقل ہو کر اپنی عدت سوریا میں پوری کرنے میں کوئی حرج نہیںہے.

واللہ اعلم